

مولانا احمد رضا خان اور رد بدعات



# معارفِ رضا

سالنامہ 2006

مدیر اعلیٰ

سید وجاہت رسول قادری

مدیر

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

محرم الحرام تا ربیع الاول 1427ھ  
فروری تا اپریل 2006ء

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل (کراچی)

اسلامی جمہوریہ پاکستان

[www.imamahmadraza.net](http://www.imamahmadraza.net)





## مولانا احمد رضا بریلوی اور رد بدعات

ڈاکٹر محمد انور خان\*

اس کے متعلق مولانا بریلوی اپنا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”فی الواقع جو بدعتی ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہو باجماع مسلمین یقیناً ”قطعا“ کافر ہے اگرچہ کروڑ بار کلمہ پڑھے، پیشانی اس کی سجدے میں ایک ورق ہو جائے، بدن اس کا روزوں میں ایک خاکہ رہ جائے۔ عمر میں ہزار حج کرے۔ لاکھ پہاڑ سونے کے راہ خدا پر دے۔۔۔۔۔ لاواللہ ہرگز ہرگز کچھ قبول نہیں جب تک حضور پر نور ﷺ کی ان تمام ضروری باتوں میں جو وہ اپنے رب کے پاس سے لائے تصدیق نہ کرے۔ (۳)

ہمارے معاشرے کے بہت سے مسلمان فرائض و واجبات و سنن چھوڑ کر مستحبات اور مباحات میں لگے رہتے ہیں۔ مولانا بریلوی نے عمل کی اس بے اعتدالی پر سخت گرفت کی ہے۔۔۔۔۔ ایک جگہ لکھا ہے:

”ابو محمد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب کیا کیا جگر شکاف مثالیں ایسے شخص کے لیے ارشاد فرمائیں ہیں جو فرض چھوڑ کر نفل بجالائے۔۔۔۔۔ اس کتاب مبارک میں۔۔۔۔۔ فرمایا:

فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرائض لم يتقبل منه واهين (۴)  
اگر فرائض کی ادائیگی سے قبل سنن و نوافل میں مشغول ہو تو سنن و نوافل قبول نہیں ہوتیں بلکہ موجب اہانت ہوتی ہیں۔

شریعت و طریقت اور بیعت کے بارے میں مولانا بریلوی کا مسلک بہت واضح و معقول ہے۔ عمرو کے اس قول کے بارے میں کہ ”طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا اور شریعت نام ہے چند ادا و ادا کا۔“ ”بسم اللہ“ ”بسم اللہ“ سنناریا کیا ڈانٹوں نے جواب دیا۔

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ (۱۸۵۶ء، ۱۹۲۱ء) نے اپنے فتوؤں، رسالوں اور تقریروں کے ذریعہ رد بدعات اور احیاء اسلام کے لیے جدوجہد کی غالباً اسی لیے بعض علمائے حرمین نے ان کو اس صدی کا مجدد کہا ہے۔ ”چ“ ”نچہ حافظ کتب الحرم شیخ اسمعیل خلیل کی لکھتے ہیں:

بل اقول لو قيل في حقه انه مجدد هذا القرن لكان حقاً و صدقاً ليس على الله بمستكيا ان يجمع المعالم في واحد (۱)  
”(ترجمہ) بلکہ میں کہتا ہوں کہ ان کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کے مجدد ہیں۔ تو بیشک یہ بات صحیح و صحیح ہوگی۔

خدا کے لیے یہ بات مشکل نہیں کہ وہ ایک جان میں ایک جہاں سمودے۔“  
مولانا بریلوی کے نزدیک اسلام کا مفہوم سیدھا سادا ہے مگر وہ اس شخص کا تعاقب کرتے ہیں جو دین میں نئی نئی باتیں نکالتا ہے اور حقیقت کو ”خرافات“ کی نذر کرتا ہے اور اس پر تنقید کرتے ہیں جو ملتی وحدت میں رخنہ ڈال کر اس کو پارہ پارہ کرتا ہے اور سوادِ اعظم کو چھوڑ کر ایک نئی راہ نکالتا ہے۔

مولانا بریلوی سے سوال کیا گیا کہ غیر مسلم جو انگریزی جانتے ہیں۔ کلمہ پڑھنے سے مسلمان ہو جائیں گے یا نہیں۔۔۔۔۔ انہوں نے جواب دیا:

”بیشک مسلمان ٹھہریں گے اگرچہ کلمہ طیبہ کا ترجمہ نہ جانیں۔۔۔۔۔ بلکہ اگرچہ کلمہ طیبہ بھی نہ پڑھا ہو کہ اتنا ہی کہنا کہ ”میں نے وہ مذہب چھوڑ کر دین محمدی قبول کیا۔“ ان کے اسلام کے لیے کافی ہے۔ (۲)  
لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد جو شخص حضور اکرم ﷺ کے نام سے رات کے گریز نہ کرے اور اللہ کے نام سے کھا کر تھکے





اس رسالے میں وہ لکھتے ہیں:

”مسلمان اے مسلمانوں! اے شریعت مصطفوی کے تابع فرمان! جان اور یقین جان کہ سجدہ، حضرت عزت و جلالہ کے سوا کسی کیلئے نہیں، اس کے غیر کو سجدہ عبادت تو یقیناً جماعاً شرک مہین و کفر مہین اور سجدہ تحیت حرام گناہ کبیرہ بالیقین“ (۹)

مولانا بریلوی نے اپنے دعوے کے اثبات میں پہلے آیات قرآنی سے سجدہ تحیت کی حرمت کو ثابت کیا۔ (۱۰) پھر چالیس احادیث سے ثابت کیا ہے۔ (۱۱) اس کے بعد ڈیڑھ سو نصوص فقہ سے سجدہ تحیت کی حرمت کے دلائل پیش کئے ہیں۔ (۱۲)

آج کل بعض بت علم مسلمانوں میں گھروں میں براق کی تصاویر لگانے کا رواج عام ہے، یہ رواج پہلے بھی تھا، مولانا بریلوی نے براق کی تصاویر لگانے کی سختی سے ممانعت کی ہے البتہ قبر شریف اور نعلین شریف کے عکس کو جائز و مستحسن لکھا ہے۔ (۱۳)

مسلمانوں میں فاتحہ، سوم، چہلم، برسی، عرس وغیرہ کا رواج ہے۔ مولانا بریلوی نے اس کی روح کو جائز قرار دیا ہے اور غیر ضروری لوازمات کو بے اصل، اس طرح انہوں نے میانہ روی کی راہ اختیار کی ہے۔ فاتحہ وغیرہ کو جائز قرار دیتے ہوئے آخر میں لکھا ہے:

”باقی جو بے ہودہ باتیں لوگوں نے نکالی ہیں مثلاً اس میں شادی کے سے تکلف کرنا، عمدہ عمدہ فرش بچھانا، یہ باتیں بے جا ہیں اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ ثواب تیسرے دن پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچے گا اور روز کم، تو یہ عقیدہ بھی اس کا غلط ہے۔ اسی طرح جنوں کی کوئی ضرورت نہیں، نہ چنے بانٹنے کے سبب کوئی برائی پیدا ہو۔ (۱۴)

کھانے کو سامنے رکھ کر ایصال ثواب کرنے کے بارے میں اپنے موقف کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”بات یہ ہے کہ فاتحہ ایصال ثواب کا نام ہے اور مومن کو عمل نیک کا ایک ثواب اس کی نیت کرتے ہی حاصل اور کیے پردس ہو جاتا ہے۔ (۱۵)

رہا کھانا دینے کا ثواب، وہ اگرچہ اس وقت موجود نہیں تو کیا

”عمر و کا قول کہ طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا محض جنون و جہالت ہے دو حرف پڑھا ہوا جانتا ہے کہ ”طریق“ طریقہ طریقت“ راہ کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو۔ تو یقیناً طریقت، بھی راہ ہی کا نام ہے۔ اب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو بشہادت قرآن عظیم خدا تک نہ پہنچائے گی بلکہ شیطان تک، جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں کہ شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن عظیم باطل و مردود فرما چکا“۔ (۵)

ضرورت مرشد کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں کہتے ہیں:

”انجام کار رستگاری“ (اگرچہ معاذ اللہ سبقت عذاب کے بعد ہو)۔۔۔۔۔ یہ عقیدہ اہل سنت میں ہر مسلمان کے لیے لازم اور کسی بیعت و مریدی پر موقوف نہیں، اس کے واسطے صرف نبی کو مرشد جانا بس ہے۔ (۶)

لیکن اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی لکھتے ہیں:

”فلاح انسان کے لیے بیشک مرشد خاص کی حاجت ہے اور وہ بھی شیخ ایصال کی، شیخ اتصال اس کے لیے کافی نہیں۔“ (۷)

حضور اکرم ﷺ اور اولیاء اکرام سے استعانت و استغاثہ کے بارے میں مولانا بریلوی کا موقف یہ ہے کہ یہ مشروط طور پر جائز ہے۔ ایک استثناء کے جواب میں وہ لکھتے ہیں:

”جائز ہے جب کہ انہیں بندہ خدا اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ جانے اور انہیں باذن الہی والدہ برات امر اسے مانے اور اعتقاد کرے کہ بے حکم خدا ذرہ نہیں مل سکتا اور اللہ عزوجل کے دیئے بغیر کوئی ایک جہ نہیں دے سکتا۔ ایک حرف نہیں سن سکتا، پک نہیں ہلا سکتا اور بیشک سب مسلمانوں کا یہی اعتقاد ہے۔“ (۸)

بعض مسلمان حدود شرعیہ سے تجاوز کر کے مزارات کے آگے سجدے وغیرہ کرتے ہیں۔ مولانا بریلوی نے غیر اللہ کیلئے سجدہ عبادت کو کفر و شرک اور سجدہ تعظیمی کو حرام قرار دیا ہے اور اس سلسلے میں ایک فاضلانہ و محققانہ رسالہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے:-

الزبدۃ الزکیہ لتحريم سجود التحية (۱۳۳۷ھ، ۱۹۱۸ء)





جللی الصوت لنهی الدعوت امام الموت (۱۸۹۲ھ، ۱۳۱۰ء)  
ایک سوال کے جواب میں کہ ”عورتیں زیارت قبور کیلئے قبرستان  
جاسکتی ہیں یا نہیں؟“

تحریر فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لعن اللہ زوارت القبور:

(اللہ کی لعنت ان عورتوں پر کہ زیارت قبور بکثرت کریں)

رواہ احمد و ابن ماجہ والحاکم عن حسان بن ثابت والاولان

والترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۰)

اس موضوع پر مولانا بریلوی نے ایک رسالہ بھی لکھا ہے جس کا

عنوان ہے:

جمل النور فی نہی النساء عن زیارة القبور (۲۱)

(۱۳۳۹ھ، ۱۹۲۰ء)

زیارت قبور کے سلسلے میں حضور اکرم ﷺ کے روضہ شریف پر  
حاضری کو مستثنیٰ قرار دیا ہے کیونکہ عورتوں اور مردوں کا اس دربار میں  
حاضر ہونا احایت شریفہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ جب حضرت خولجہ معین  
الدین چشتی رحمۃ اللہ کے مزار مبارک پر عورتوں کی حاضری کے بارے  
میں سوال کیا گیا تو فرمایا:

”غیبتہ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا  
نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی طرف  
سے اور کس قدر صاحب قبر کی جانب سے؟ جس وقت گھر سے ارادہ  
کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے۔ سوائے روضہ انور کے کسی مزار پر  
جانے کی اجازت نہیں وہاں حاضری البتہ سنت جلیلہ عظیمہ قریب ہوا  
جبات ہے۔“

خود حدیث میں ارشاد ہوا من زار قبری و جبت لہ

یعنی جو قبر میں سے اٹھ کر قبر پر چلا جائے وہ لعنت ہے۔ اس کی تفسیر میں  
شفاعت واجب ہوئی۔ دوسری حدیث میں ہے۔ من حج ولم

ثواب پہنچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا ہوگا کہ جب تک وہ  
شے موجود نہ ہو، کیا بھیجی جائے۔؟ حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب  
باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہنچائے۔ اگر کسی کا یہ اعتقاد  
ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائے گا ثواب نہ پہنچے گا تو یہ گمان اس  
کا محض غلط ہے۔ (۱۶)

ایک سوال کے جواب میں کہ زید اپنی زندگی میں خود اپنے لیے  
ایصال ثواب کر سکتا ہے یا نہیں۔ لکھتے ہیں:

”ہاں کر سکتا ہے، محتاجوں کو چھپا کر دے۔ یہ جو عام رواج ہے  
کہ کھانا پکایا جاتا ہے اور تمام اغنیاء و برادری کی دعوت ہوتی ہے، ایسا نہ  
کرنا چاہیے۔ (۱۷)

دور جدید کی بدعات میں عورتوں کا بے محابہ گھومنا پھرنا، ناחרموں  
کے سامنے آنا، میت کے گھر جمع ہو کر خوب کھانا پینا، رہنا سہنا، زیارت  
قبور کیلئے قبرستانوں میں جانا اور ناחרم بیروں کے سامنے آنا عام ہے۔  
مولانا بریلوی نے ان تمام بدعات کی مخالفت کی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں کہ ”عورت اپنے محارم اور غیر محارم  
کے ہاں جاسکتی ہے یا نہیں؟“ مولانا بریلوی نے ایک رسالہ لکھا جس کا  
عنوان ہے:

موج النجاء لخروج النساء (۱۳۱۲ھ، ۱۸۹۸ء)

عورتوں کی قسمیں:-

اس رسالے میں مولانا بریلوی نے عورتوں کو مندرجہ ذیل اقسام  
میں تقسیم کیا ہے، پھر ہر ایک کیلئے الگ الگ حکم صادر کیا ہے:  
قابله، غاسله، نازله، مریضہ، مضطرہ، حاجہ، مجاہدہ، مسافرہ، کاسبہ،  
شاہدہ، طالبہ، مطلوبہ۔ (۱۸)

مندرجہ ذیل عنوان سے ایک رسالہ لکھا جس میں میت کے گھر  
انتقال کے دن یا بعد عورتوں اور مردوں کا جمع ہو کر کھانا پینا اور میت کے

گھر والوں کو زیارت کر کے دعا مانگنا (کافی ہے: ۹)





یزر نی فقد جفانی جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا بیشک اس نے مجھ پر جھانکی۔ (۲۲)

نی زمانہ عورتیں اپنے پیروں اور مرشدوں کے سامنے بے دھڑک آجاتی ہیں۔ نہ ان کو کوئی حجاب آتا ہے اور نہ پیر ہی منع کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں مولانا بریلوی سے ایک استفسار لیا گیا تو انہوں نے جواب دیا:

”بیشک ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے جس کا اللہ و رسول ﷺ نے حکم دیا ہے جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ بے شک پیر، مریدہ کا محرم نہیں ہو جاتا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر امت کا پیر کون ہوگا؟

وہ یقیناً ابوالروح ہوتا ہے۔ اگر پیر ہونے سے آدمی محرم ہو جایا کرتا تو چاہیے تھا کہ نبی سے اس کی کسی عورت کا نکاح نہ ہو سکتا“ (۲۳) مزارات پر روشنی کیلئے چراغ، لوہان، شجر جلانے اور چادر چڑھانے کا بھی عام رواج ہے۔ مولانا بریلوی نے ان تمام رسوم و رواج سے متعلق میانہ روی اختیار کرتے ہوئی، معقول فیصلے صادر کئے ہیں۔

”قبروں کی طرف شمع لے جانا بدعت اور مال ضائع کرنا ہے۔“ (۲۴) اس کے بعد مولانا بریلوی لکھتے ہیں:

”یہ سب اس صورت میں ہے کہ بالکل فائدے سے خالی ہو اور اگر شمع روشن کرنے میں فائدہ ہو کہ موقع قبور میں مسجد ہے، یا قبور سر راہ ہیں، وہاں کوئی شخص بیٹھا ہے۔ تو یہ امر جائز ہے۔“ (۲۵) ایک اور جگہ اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے:

اصل یہ ہے کہ اعمال کا مدار نیت پر ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ انما الا اعمال بالنیات اور جو کام دینی فائدے اور دینی نفع

تسرفوا ان الله لا يحب المفسرین اور مسلمانوں کو نفع پہنچانا بلاشبہ محبوب شارع ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں من استطاع منکم ان ینفع اخاه فلینفعہ تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی مسلمان کو نفع پہنچائے تو پہنچائے۔“ (۲۶)

قبر پر لوہان وغیرہ جلانے کیلئے دریافت کیا تو جواب دیا گیا:

”عود، لوہان وغیرہ کوئی چیز نفس قبر پر رکھ کر جلانے سے احتراز چاہیے اگرچہ کسی برتن میں ہو لہذا فیہ التغافل القبیح بطلوع الدخان علی القبر والعیاذ باللہ۔

اور قریب قبر سلگانا (اگر نہ کسی تالی یا ذکر یا زائر حاضر خواہ عنقریب آنے والے کے واسطے ہو) بلکہ یوں کہ صرف قبر کیلئے جلا آئے تو ظاہر منع ہے اسراف اور اضعاف مال۔ میت صالح اس غرنے کے سبب جو اس قبر میں جنت سے کھولا جاتا ہے اور بہشتی نسیمیں پھولوں کی خوشبوئیں لاتی ہیں، دنیا کے ”اگر“ اور ”لوہان“ سے غنی ہے۔“ (۲۷) قبر پر چادر چڑھانے کیلئے دریافت کیا تو جواب دیا:

جب چادر موجود ہو اور ہنوز پرانی یا خراب نہ ہوئی کہ بدلنے کی حاجت ہو تو بیکار چادر چڑھانا فضول ہے بلکہ جودام اس میں صرف کریں ولی اللہ کی روح مبارک کو ایصال ثواب کیلئے محتاج کو دیں۔“ (۲۸)

مولانا بریلوی نے مندرجہ بالا رسوم و رواج میں اسراف اور اضعاف مال سے بچنے اور کفایت شعاری کے اسلامی معاشی نظریہ کو پیش نظر رکھتے ہوئی فیصلے صادر کئے ہیں۔ یعنی اگر کسی عمل نیک میں افادیت ہے تو وہ جائز ہے اور اضعاف مال ہے تو حرام ہے اور یہ اصول صرف قبور کیلئے خاص نہیں بلکہ انسانی زندگی کے ہر گوشہ کیلئے ہے۔

چارے مع شترے، باتوان میں آلا۔ (مرید) (ماء م رواج ہے۔ درگاہوں حتی کہ مسجدوں کی قریب ڈھول سارنگی وغیرہ سے





”آتش بازی جس طرح شادیوں اور شب برات میں رائج ہے، بیشک حرام اور پورا جرم ہے کہ اس میں تصحیح مال ہے، قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی فرمایا: **قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَبْذِرُوا الْمُبْذِرِينَ كَانُوا إِخْوَانُ الشَّيَاطِينِ**۔“ (۳۲)

جس شادی میں گانا بجانا اور محرمت شرعیہ کا ارتکاب ہو اس میں شرکت سے منع فرمایا اور یہ ہدایت کی:

”جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں۔“ (۳۳)

ممانعت کی اصل وجہ یہی ہے کہ شرکت سے مرکب کی ہمت افزائی ہوتی ہے اور وہ باز نہیں آتا۔ ہمارے معاشرے میں بہت سے لوگ فضول خرچیوں میں مبتلا ہیں بلکہ فضول خرچی ہماری طبیعت ثانیہ بن گئی ہے۔ ایک دوسرے کی ہمت افزائی کرتا ہے۔ ایک دوسرے کی حرص کرتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم سب بیٹائی سے محروم ہو گئے۔ مولانا بریلوی نے ملت کی اس پستی اور انحطاط پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے:

”قلب جب تک صاف ہے، خیر کی طرف بلاتا ہے اور معاذ اللہ کثرت معاصی اور خصوصاً کثرت بدعات سے اندھا کر دیا جاتا ہے، اب اس میں حق کے دیکھنے، سمجھنے، غور کرنے کی قابلیت نہیں رہتی مگر ابھی حق سننے کی استعداد باقی رہتی ہے۔“

غرض کہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز اپنے زمانے کے ایک بہت بڑے عالم، فاضل، فقیہ اور محدث تھے۔ انہوں نے اپنی وعظ و نصیحت فتاویٰ، شاعری اور دیگر تصانیف سے مسلمانوں کے اعمال و عقائد کی حکمت و منعظت کے ساتھ اصلاح کی کوشش کی۔ انہوں نے شریعت کو اصل اور طریقت کو اس کی فرع قرار دیکر شریعت و طریقت کا ایک جامع تصور پیش کیا اور مسلمانوں کی صلاح و فلاح اور دینی و روحانی اصلاح کے لئے دور جدید کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے طریقت کا ہمیشہ کا رہنما رہا۔

خوب تو الیاں ہوتی ہیں، پھر عرس وغیرہ میں تو خاص اہتمام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض اعراس میں عورتیں بھی جمع ہوتی ہیں اور بے پردہ گھومتی پھرتی ہیں اور دوسرے بہت سے تماشے ہوتے ہیں جو شرمناک بھی ہوتے ہیں اور غمناک بھی۔۔۔ مولانا بریلوی نے ایسے رواجوں کو جو شریعت کے خلاف ہیں ناجائز قرار دیا ہے۔ آلات موسیقی کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں وہ لکھتے ہیں:

”مزامیر جنہیں مٹانے کیلئے حضور پر نور اکرم نبی سید عالم ﷺ تشریف لائے کافی الحدیث مطلقاً حرام ہیں۔“ (۲۹)

ایسی قوالی میں شرکت کیلئے دریافت کیا گیا جس میں آلات موسیقی وغیرہ کا اہتمام ہو تو جواب دیا:

”ایسی قوالی حرام ہے، حاضرین سب گناہ گار ہیں اور ان سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والوں اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا بھی گناہ اس عرس کرنے والے پر۔“ (۳۰)

مروجہ اعراس میں شرکت کے بارے میں پوچھا گیا تو سخت شرائط و پابندیوں کے ساتھ اس کے جواز کا فتویٰ دیتے ہوئے لکھا:

”عرس متعارف مذکورہ فی السؤال کہ ہجوم زنان، و تماشائے مردان آثار شرکیہ و ارتکاب معاصی، نظارہ اجنبیہ و لہو و لہب و طوائف و رقاصان و آلات مزامیر وغیرہ سے خالی ہو، بلاشبہ جائز و درست ہے کہا لا مورد بمقام صدھا اور ظاہر ہے کہ غرض انعقاد اس مجلس سے ایصال ثواب، فاتحہ و قرآن خوانی ہے۔“ (۳۱)

آج کل اعراس میں بکثرت ان امور کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ مولانا بریلوی نے جن کی نفی فرمائی، ایسے اعراس میں شرکت جہاں ان افعال نتیجہ کا ارتکاب ہو مولانا بریلوی کے نزدیک جائز نہیں۔

بعض مسلمانوں میں شادی کے موقع پر آتش بازی چھوڑنے کا رواج ہے اور شب برات کے موقع پر تو اکثر مسلمان آتش بازی کا اہتمام کرتے ہیں۔ یہ خصوصاً بچہ اس شغف میں مصروف نظر آتے ہیں۔ مولانا بریلوی نے اس سے میں ایک سوال کیا یا جواب دیا:



مولانا احمد رضا خان اور رد بدعات



# مجلد

۲۷ ویں سالانہ

امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس

۲۷ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ

۱۷ مارچ ۲۰۰۷ء

ناشر: ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل (کراچی پاکستان)

[www.imamahmadraza.net](http://www.imamahmadraza.net)

<http://knooz-e-dil.blogspot.com/>



مولانا احمد رضا خان اور رد بدعات



# مجلد

۲۷ ویں سالانہ

امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس

۲۷ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ

۱۷ مارچ ۲۰۰۷ء

ناشر: ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل (کراچی پاکستان)

[www.imamahmadraza.net](http://www.imamahmadraza.net)

<http://knooz-e-dil.blogspot.com/>



## امام احمد رضا اور اصلاح معاشرہ

از: ایاز محمود رضوی

وكان يتنصر للرسوم البدع الشائعة وقد ألف فيها

رسائل مستقلة۔

”انہوں (اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ) نے رسوم و بدعات کو ہوا دی اور ان رسوم و بدعات کی تائید میں کئی مستقل رسالے لکھے ہیں۔ (الخواطر جلد ۸ صفحہ ۴۰ دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن)

جبکہ حقیقت حال اس کے برعکس ہے اعلیٰ حضرت نے بدعات و منکرات کی شدید مخالفت کی (۱) اور بے شمار رسائل لکھے جن میں سے چند رسائل کے نام تحریر کیے جاتے ہیں۔

☆ احکام الا حکام فی تناول من یدمن ماله حرام

۱۲۹۸ھ یعنی مال حرام والوں کے ساتھ معاملات کا حکم۔

☆ اجود القری لمن یطلب الصحة فی اجارة القری

۱۳۰۲ھ یعنی دیہات کے رائج ٹھیکہ کا شرعی حکم۔

☆ الہادی الحاجب عن جنازة الغائب ۱۳۲۷ھ غائب کی نماز جنازہ جائز نہیں۔

☆ جلی الصوت لنہی الدعوت امام الموت ۱۳۱۰ھ میت کے سویم چہلم میں دعوت عام ناجائز ہے۔

☆ بریق المنار بشموع المزار ۱۳۳۱ھ مزارات بزرگان دین پر چراغ جلانے کا حکم۔

☆ جمل النور فی نہی النساء عن زیارة القبور ۱۳۳۹ھ

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

چودھویں صدی کے فتنوں کا سدباب کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے جس شخصیت کا انتخاب کیا وہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جن کی زندگی کا ہر لمحہ دین اسلام کی خدمت میں گزرا۔ ان کا مشن اور پروگرام کوئی نئی راہ نہیں بلکہ سلف اسلاف کے مشن کی تجدید ہے انہوں نے ہر فکر کو قرآن و حدیث کی کسوٹی پر جانچا اعلیٰ حضرت نے عقائد و عبادات کے ساتھ ساتھ اعمال دینی، اخلاقی، معاشرتی، معاملات کی اصلاح اور بدعات کے خاتمہ کیلئے اپنے قلم اور زبان کا بھرپور استعمال کیا۔ انہوں نے فسق و فجور اور شرک و بدعت کے خلاف زبان اور قلم سے بھرپور جہاد کیا۔

جو امور فی الواقع بدعت ہیں یا جن میں شرک کا ادنیٰ سا بھی شائبہ ہے چاہے وہ امور ہماری عملی زندگی میں ہوں مساجد میں ہوں، خانقاہوں میں ہوں، عامۃ الناس جنہیں ثواب سمجھ کر کر رہے ہوں اور جن کا اسلامی تعلیمات سے کوئی تعلق نہ ہو۔ انہوں نے بلا خوف حق و صداقت کی آواز بلند کی۔ ایسی آراء کے بارے میں ان کا قلم ایسی تلوار ہے جو اپنے بیگانے میں تیز نہیں رکھا۔ غرض ہر مسئلہ میں انہوں نے قلم کی حرمت کی پاسداری کی۔

ایسی کھلی ہوئی حقیقت پر پردہ ڈالنے کیلئے بعض چوٹی کے مصنفین و مورخین بھی بدگمانی پھیلانے سے باز نہیں آئے۔ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ناظم ابوالحسن علی ندوی نے لکھا ہے کہ:

(۱) سابق دفاقی وزیر مذہبی امور مولانا کوثر نیازی مرحوم نے ان الزامات کے متعلق لکھا ”ستم ظریفی ہے کہ جو رد بدعات میں شمشیر برہنہ تھا اسے خود حامی بدعات قرار دیا گیا ان کے افکار و فتاویٰ کا مطالعہ کیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ جتنی سخت مخالفت خلاف پیغمبر راہگاہی انہوں نے کی شاید ہی کسی اور نے کی ہو۔ (امام احمد رضا خاں ایک ہمہ جہت شخصیت)

مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۰۷ء



- ☆ مزارات پر عورتوں کے جانے کی ممانعت۔
- ☆ اعزالا کتناہ فی رد صدقۃ مانع الزکوۃ ۱۳۰۹ جوز کلوۃ نہ
- ☆ انفس الفکر فی قربان البقر ۱۲۹۸ ہ قربانی گاؤ کا مسئلہ۔
- ☆ ادلة الطاعنة فی اذان الملا عنة ۱۳۰۶ ہ و افش کی اذان
- ☆ اس کے نفل صدقات قبول نہ ہوں گے۔
- ☆ ماحی الضلولة فی انکحة الہندو بنجالہ ۱۳۱۷ ہ
- ☆ مقال العرفا باعزاز شرع و علماء ۱۳۲۷ ہ شریعت اور
- ☆ ہندوستان میں رائج بعض غلط طرق نکاح کا رد۔
- ☆ اجل التبخیر فی حکم السماع والمزامیر ۱۳۲۹ ہ سماع
- ☆ مشعلۃ الارشاد الی حقوق الاولاد ۱۳۱۰ ہ حقوق اولاد میں
- ☆ و مزامیر اور وجد و حال کا بیان۔
- ☆ اعالی الافادۃ فی تعزیر الہندو بیان الشہادۃ ۱۳۲۱ ہ تعزیر
- ☆ مشعلۃ الارشاد الی حقوق الاولاد ۱۳۱۰ ہ حقوق اولاد میں
- ☆ داری نو حاور ذکر شہادت کے احکام۔
- ☆ اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد ۱۳۱۰ ہ
- ☆ بندوں پر بندوں کے حقوق۔
- ☆ حک العیب فی حرمة تسوید الشیب ۱۳۰۷ ہ سیاہ خضاب
- ☆ اب مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان محدث بریلوی کی کتب
- ☆ خیر الامال فی حکم الکسب والسوال ۱۳۱۸ ہ کسب
- ☆ سچندہ اقتباسات پیش کیے جا رہے ہیں جس میں آپ نے مسلم
- ☆ حلال کی اہمیت اور سوال کی مذمت۔
- ☆ حاکم العیب فی حرمة تسوید الشیب ۱۳۰۷ ہ سیاہ خضاب
- ☆ الزبدۃ الزکیۃ فی تحریم سجود التحیۃ ۱۳۳۷ ہ تحجدہ
- ☆ تعظیمی کی حرمت کا بیان۔
- ☆ طوالع النور فی حکم السرج علی القبور ۱۳۰۳ ہ
- ☆ قبروں پر چراغ جلانے کے تفصیلی احکام۔
- ☆ الطیب الوجیز فی امتعة الورق والا بریز ۱۳۰۹ ہ چاندی
- ☆ سونے اور دیگر وہات کے زیورات کا حکم۔
- ☆ لمعة الضحیٰ فی اعفاء اللحی ۱۳۱۵ ہ داڑھی بڑھانے اور
- ☆ مونچھ گھٹانے اور ایک قبضہ کا ثبوت۔
- ☆ منزع المرام فی التداوی بالحرام ۱۳۰۳ ہ حرام اشیاء سے
- ☆ علاج کا حکم۔
- ☆ المنع الملیحہ فیما نہی عن اجزاء الذبیحہ ۱۳۰۷ ہ
- ☆ ذبیحہ سے یکس چیز کھانے کی ممانعت۔
- ☆ مروج النجال خروج النساء ۱۳۱۵ ہ عورت کو کہاں کہاں جانا
- ☆ جائز ہے۔
- ☆ حالت موت میں میاں بیوی کے معاملات
- ☆ مسئلہ: ہندوستان کے لوگوں کا دستور ہے کہ جب عورت کی حالت نزع
- ☆ ہوتی ہے تب اس کے شوہر کو اس کے پاس نہیں جانے دیتے اور اس کا شوہر
- ☆ حالت نزع میں اس کے پاس نہیں جاتا اور اس کی تکفین و تدفین میں بھی
- ☆ شوہر کو شریک نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اب اس کا رشتہ ٹوٹ گیا آیا یہ فعل
- ☆ ان کا جائز ہے یا ناجائز؟
- ☆ الجواب: جب تک جسم زن میں روح باقی ہے اگرچہ حالت نزع ہو بلاشبہ
- ☆ اس کی زوجہ ہے اور اس وقت شوہر کو پاس نہ آنے دینا ظلم ہے۔ اور اسی وقت
- ☆ سے رشتہ منقطع سمجھ لینا سخت جہل ہے۔ اور بعد موت زن بھی شوہر کو دیکھنے
- ☆ کی اجازت ہے۔ البتہ ہاتھ لگانا منع ہے۔ کما نص فی التور والدرر وغیرہما
- ☆ اللہ تعالیٰ اعلم۔
- ☆ (فتاویٰ رضویہ صفحہ ۱۲۱ جلد نمبر ۴)



اعراس میں مزامیر

عرض: حضور بزرگان دین کے اعراس پر مزامیر ہوتے ہیں، جب تک مزامیر ہوں اس وقت تک نہ جائے اور مزامیر کے بعد قل میں شریک ہونے کے واسطے جاسکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد: جاسکتا ہے۔ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب بلوانیوں نے بلوہ کیا، تمام مدینہ منورہ میں ان کا شور تھا امیر المومنین کے مکان کو گھیرے ہوئے تھے، نماز بھی وہی پڑھاتے تھے سوال ہوا کہ ان کے پیچھے نماز پڑھی جائے یا نہیں؟ ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ جب برائی کریں تو ان سے علیحدہ ہو اور جب بھلائی کریں تو ان کے شریک ہو۔ (المفوضات صفحہ ۶ حصہ سوم)

طواف قبر و بوسہ

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بوسہ دینا قبر اولیائے کرام اور طواف کرنا گرد قبر کے اور سجدہ کرنا تعظیماً از روئے شرع شریف موافق مذہب حنفی جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بلاشبہ غیر کعبہ معظمہ کا طواف تعظیماً ناجائز ہے۔ اور غیر خدا کو سجدہ ہماری شریعت میں حرام ہے اور بوسہ قبر میں علماء کو اختلاف ہے اور احوط منع ہے۔ خصوصاً مزارات طیبہ اولیائے کرام کہ ہمارے علماء نے تصریح فرمائی کہ کم از کم چار ہاتھ فاصلہ سے کھڑا ہو یہی ادب ہے پھر تقبیل کیونکر مقصور ہے یہ وہ ہے جس کا فتویٰ عوام کو دیا جاتا ہے اور تحقیق کا مقام دوسرا ہے۔ لکل مقام مقال ولکل مقال رجال ولکل رجال مجال ولکل مجال منال نسال اللہ۔ (احکام شریعت صفحہ ۲۵۴ حصہ ۳)

بزرگوں کے اعراس میں افعال شیعہ

عرض: حضور بزرگان دین کے اعراس میں جو افعال ناجائز ہوتے ہیں ان سے ان حضرات کو تکلیف ہوتی ہے؟

بیوی کی میت کو ہاتھ لگانا اور کندھا دینا

عرض: حضور اگر عورت کا شقال ہو جائے تو اس کے شوہر کو ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں نہ وہ کندھا دے نہ منہ دیکھے؟

ارشاد: یہ مسئلہ جہلاء میں بہت مشہور ہے۔ اور بالکل بے اصل ہے۔ ہاں بے حائل اس کے جسم کے بے شک ہاتھ نہیں لگا سکتا باقی کندھا بھی دے سکتا ہے قبر میں بھی اتار سکتا ہے۔ اور اگر موت ایسی جگہ آئے جہاں میاں بیوی کے سوا کوئی اور نہ ہو تو شوہر خود اپنے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ کر میت کو تیمم کرائے۔ لیکن عورت کو بلا کسی شرط کے اپنے شوہر مردہ کو چھونے کی اجازت ہے۔ (المفوضات صفحہ ۸۶ حصہ دوم)

شوہر کا بیوی کو غسل دینا

مسئلہ: شوہر اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں اور بعد مرنے کے شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو ہاتھ لگا سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: جنازہ کو ہاتھ لگا سکتا ہے۔ قبر میں اتار سکتا ہے اس کے بدن کو ہاتھ نہیں لگا سکتا اسی واسطے غسل نہیں دے سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (عرفان شریعت صفحہ نمبر ۶ حصہ نمبر ۱)

مرد کو سونا چاندی پیتل کا نسہ وغیرہ استعمال کرنا۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ سونے چاندی پیتل کا نسہ وغیرہ کی انگوٹھی یا بن یا گھڑی کی زنجیر مرد کو پہننا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: چاندی کی انگوٹھی ایک نگ کی ساڑے چار ماشہ سے کم وزن کی مرد کو پہننا جائز ہے اور دو انگوٹھیاں یا کئی نگ کی ایک انگوٹھی یا ساڑھے چار ماشہ خواہ زائد چاندی کی اور سونے کا نئے پیتل لوہے تانبے کی مطلقاً ناجائز ہیں، گھڑی کی زنجیر سونے کی مرد کو حرام اور دھاتوں کی ممنوع ہے اور جو چیزیں ممنوع کی گئی ہیں ان کو پہن کر نماز اور امامت مکروہ تحریمی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (احکام شریعت صفحہ ۱۹۰ حصہ دوم)



اپنا سر مبارک دھلوانے کے لئے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قریب کرتے تھے اس وقت آپ گھر میں ہوتیں۔ اور نبی اکرم ﷺ مسجد میں معکف ہوتے ام المومنین عرض کرتیں، میں حائضہ ہوں، آپ فرماتے حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔ مرجائے تو اس کے لئے ایک ہی غسل کافی ہے حیض کم از کم تین رات دن کامل ہے اور زیادہ سے زیادہ دس رات دن کامل واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ صفحہ ۳۵۶ جلد ۴۔)

پیر سے پردہ

سوال: پیر سے پردہ ہے یا نہیں؟

الجواب: پیر سے پردہ واجب ہے جبکہ محرم نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال: ایک بزرگ عورتوں سے بے حجاب کے حلقہ کراتے ہیں اور حلقہ کے بیچ میں خود بزرگ صاحب بیٹھے ہیں توجہ ایسی دیتے ہیں کہ عورتیں بے ہوش ہو جاتی ہیں۔ اچھلتی کودتی ہیں۔ اور ان کی آواز مکان سے باہر دور سنائی دیتی ہے۔ ایسے سے بیعت ہونا کیسا ہے؟

الجواب: یہ صورت محض خلاف شرع و خلاف حیا ہے۔ ایسے پیر سے بیعت نہ چاہئے۔ واللہ تعالیٰ (احکام شریعت ص ۴۲ حصہ دوم)

بدعتی کی امامت

سوال: بدعتی اور فاسق کی امامت مکروہ و ممنوع ہے یا نہیں؟

الجواب: ہاں! ممنوع و مکروہ ہے۔ دیکھو طحاوی، در مختار، اور طحاوی مراقی الفلاح اور تبیین الحقائق امام زبلی اور رد المحتار اور غنیۃ اور فتح المعین۔ (عرفان شریعت حصہ سوم ص ۹۴)

مزارات پر عورتوں کا جانا

عرض: حضور اجمیر شریف میں خواجہ کے مزار پر عورتوں کا جانا جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد: غنیۃ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے

ارشاد: بلاشبہ اور یہی وجہ ہے کہ ان حضرات نے بھی توجہ کم فرمادی ورنہ پہلے جس قدر فیوض ہوتے تھے وہ اب کہاں؟ (المفہومات صفحہ ۵۹ حصہ ۳) پیران پیر کے نام سے بعض جگہ مزارات یا ان کے مزار کی اینٹ پر عرس کرنا: سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے بعض جگہ مزار بنالیا گیا ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے مزار کی اینٹ دفن ہے اس مزار میں ایسی جگہ عرس کرنا چادر چڑھانا کیسا ہے وہ قابل تعظیم ہے یا نہیں؟

الجواب: جھوٹا مزار بنانا اور اس کی تعظیم جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ صفحہ ۱۱۶ ج ۴۔)

مردے کا کھانا

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مردہ کے نام کا کھانا جو امیر و غریب کو کھلاتے ہیں کس کو کھانا چاہئے اور کس کو نہیں اور یوں بھی کہتے ہیں کہ مردہ کے نام کا کھانا مصلیٰ امیر و غریب سب کو کھلاتے ہیں جائز ہے یا نہیں بینو اتوجروا۔

الجواب: مردہ کا کھانا صرف فقراء کے لئے ہے عام دعوت کے طور پر جو کرتے ہیں یہ منع ہے۔ غنی نہ کھائے۔ کمافی فتح القدیر و مجمع البرکات واللہ تعالیٰ اعلم۔ (احکام شریعت صفحہ ۱۷۳ حصہ دوم)

حیض والی عورت کا کھانا

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حیض والی عورت کی روٹی پکی ہوئی کھانا جائز ہے یا نہ، اور اپنے ساتھ اس کو روٹی کھانا جائز ہے یا نہ، اور اس عرصہ میں اگر مرجائے تو اس کا کیا حکم ہے۔ حیض کے کتنے دن ہیں۔ بینو اتوجروا۔

الجواب: اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بھی جائز، اسے اپنے ساتھ کھانا بھی جائز ان باتوں سے احتراز یہودیوں و مجوس کا مسئلہ ہے۔ سر در دو عالم ﷺ



### مزارات پر حاضری اور فاتحہ کا صحیح طریقہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔  
مزارات شریفہ پر حاضر ہونے میں پائی کی طرف جائے اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ پر مواجہہ میں کھڑا ہو اور متوسط آواز میں ادب سلام کرے السلام علیکم یا سیدی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر درود غوثیہ تین بار الحمد شریف تین بار آیت الکرسی ایک بار سورہ اخلاص سات بار پھر درود غوثیہ سات بار اور وقت فرصت دے تو سورۃ یسین اور سورہ ملک بھی پڑھ کر اللہ عزوجل سے دعا کرے کہ الہی اس قرأت پر مجھے اتنا ثواب دے جو تیرے کرم کے قابل ہے۔ نہ اتنا جو میرے عمل کے قابل ہے اور اسے میری طرف سے اس بندہ مقبول کو نذر پہنچا پھر اپنا جو مطلب شرعی ہو اور جائز ہو اس کے لئے دعا کرے۔ اور صاحب مزار کی روح کو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے پھر اسی طرح سلام کر کے واپس آئے۔ مزار کو ہاتھ نہ لگائے نہ بوسہ دے اور طواف بالاتفاق ناجائز اور سجدہ حرام۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۱۲)۔

### سجدہ تعظیمی

مسلمان اے مسلمان! شریعت مصطفویٰ کے تابع فرمان! جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت عزت جلالہ کے سوا کسی کے لئے نہیں اس کے غیر کو سجدہ، عبادت تو یقیناً اجمالاً شرک نہیں و کفر بین اور سجدہ تحیت حرام وہ گناہ کبیرہ بالیقین۔  
(الزبدۃ الزکیہ فی تحریم جود التحیۃ صفحہ ۱۴)

☆☆☆☆☆

یا نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اور کس قدر صاحب قبر کی جانب سے۔ جس وقت وہ گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک واپس آتی ہیں ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں سوائے روضہ انور کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں۔ وہاں کی حاضری البتہ سنت جلیلہ عظیمہ قریب بواجبات ہے اور قرآن عظیم نے اسے مغفرت ذنوب کا تریاق بتایا ہے۔ (المفہومات اعلیٰ حضرت حصہ دوم ص ۱۰۶، ۱۰۷)

### اوہام باطلہ

سوال: کیا محرم و صفر میں نکاح کرنا منع ہے۔  
ارشاد: نکاح کسی مہینہ میں منع نہیں یہ غلط مشہور ہے۔ (المفہومات اول ص ۳۶)

### بزرگان دین کی تصاویر

عرض: بزرگان دین کی تصاویر بطور تبرک لینا کیسا ہے؟  
ارشاد: کعبہ معظمہ میں حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل و حضرت مریم کی تصاویر ہی تھیں کہ یہ تبرک ہیں ناجائز فعل تھا۔ حضور ﷺ نے خود دست مبارک سے انہیں دھویا۔ (المفہومات حصہ دوم ص ۸۷)

### بلندی قبر

سوال: قبر میں سے جس قدر مٹی نکلی وہ سب اس پر ڈال دینا چاہئے یا صرف بالشت یا سوا بالشت قبر کو اونچا کرنا چاہئے؟  
الجواب: صرف بالشت بھر۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
سوال: میت کو دفن کرتے ہی آدمیوں کو منتشر ہو جانا چاہئے یا گھر پر آکر فاتحہ پڑھ کر منتشر ہونا چاہئے؟

الجواب: بہتر یہ ہے کہ منتشر ہو جائیں۔ پھر میت کے گھر جانے کو لازم نہ سمجھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۴ ص ۱۴)

### امام ضامن کا پیسہ

عرض: امام ضامن کا جو پیسہ باندھا جاتا ہے اس کی کوئی اصل ہے۔  
الجواب: کچھ نہیں۔ (المفہومات صفحہ ۵۷ ج ۳)۔